9/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قران السعیدین

فی

تکبیرات العیدین

تصنیف

شیخ التفسیر مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ

بہاولپور

عیدین (فطر و قربانی) کی تکبیرات چھ ہیں غیر مقلدین وہابی اس سے زائد بتاتے ہیں ان کا رد

قران السعیدین

فی

تکبیرات العیدین

مصنفہ

شیخ التفسیر والحدیث المفتی الحافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری

ناشر

ناظم مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

تکبیراتِ عیدین

ہمارے نزدیک عید کی تکبیرات زائدہ چھ ہیں۔ پہلی رکعت میں قراۃ سے پہلے تین اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے ہمارے دلائل مندرج روایات سے ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱۔ عن سعید بن عمرو بن العاص انہ سئال ابا موسیٰ الاشعری وحذیفۃ ایمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابوموسیٰ کان یکبر اربعا تکبیرۃ علی الجنازۃ فقال حذیفۃ صدق فقال ابوموسیٰ کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیھم۔

رواہ ابوداؤد[1] والطحاوی[2] والمنذری[3]۔

ف : یعنی جس طرح جنازہ کی چار تکبیریں ہوتی ہیں اور ان کی ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کر کے ہاتھ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی عیدین میں ہر رکعت میں ہوگا۔ لیکن فرق یہ ہے کہ پہلی رکعت میں پہلی تکبیر تحریمہ کی اور تین زوائد اور دوسری میں تین زوائد اور چوتھی برائے رکوع لیکن ہاتھ اٹھائے بغیر یہ تشبیہہ الاکثر حکم الکل کے قبیل سے ہوگی۔

سوال : تمہاری روایت کردہ حدیث اگرچہ معتبر محدثین نے بیان کی ہے۔ لیکن ہے ضعیف کیونکہ اس سند میں "عبدالرحمٰن بن ثوبان" ہے جسے احمد و نسائی و ابن الجوزی وغیرہم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف کہا ہے۔

جواب ۱ : بعض ائمہ حدیث کا کسی راوی کے ضعیف کہنے سے واقعی وہ راوی ضعیف نہیں ہو جاتا کیونکہ ہر ایک امام حدیث کے اپنے شرائط ہوتے ہیں وہ اپنے شرائط کے مطابق ضعیف کہہ دیتے ہیں جیسا کہ ماہر فن و واقف اصول حدیث سے مخفی نہیں۔

جواب ۲: عبدالرحمٰن بن ثوبان ثقہ اور معتبر راوی ہے۔ چنانچہ مندرجِ ذیل حدیث نے انہیں ثقہ اور معتبر کہا ہے۔

۱۔ دحیم ۔ ۲۔ ابوحاتم و ابن معین اور پھر ناقد روایات نے جہاں اُن کا ضعف بیان کیا ہے، وہاں یہ بھی کہا کہ " وثقه غير واحد یعنی بہت سے ائمہ حدیث نے عبدالرحمٰن بن ثوبان کو ثقہ اور مستند مانا ہے۔ (ملاحظہ ہو تنقیح، کبیری، مرقات، زجاجہ، فتح القدیر)

انتباہ: غیر مقلدین تضعیف کا قول نقل کر کے توثیق کے اقوال چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ان کی دھوکہ دہی کا بڑا حربہ ہے۔ احناف کو بالخصوص ان کے اس مکر و فریب کو ہر وقت خیال میں رکھنا ضروری ہے۔

سوال: اس روایت میں ابوعائشہ ہے اور وہ مجہول ہے۔ فلہٰذا اس کی روایت قابلِ استدلال نہیں۔

جواب: جس راوی کی روایات کسی مستند راوی سے مل جائیں یا اس کی روایت کو معروف راوی روایت کریں اس کی جہالت دلائل میں قارح نہیں۔ (بحمد اللہ تعالیٰ) ابوعائشہ میں دونوں شرطیں موجود ہیں ۔ چنانچہ:

(۱) ابوعائشہ کے متعلق امام حاکم فرماتے ہیں:

هو مولى سعيد بن العاص سمع هريرة ابان و اباموسى الاشعرى و حذيفة بن ايمان ۔

(۲) یہی امام حاکم لکھتے ہیں کہ:

روى عنه بكحول وخالد بن معدان ۔

اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ابوعائشہ اگر بعض محدثین کے نزدیک مجہول ہیں تو وہ ان کا اپنا قول ہے ۔ لیکن حقیقت میں یہ مجہول نہیں ۔

سوال: اس روایت پر ابوداؤد نے سکوت فرمایا ۔ اگر یہ صحیح ہوتی تو وہ سکوت نہ فرماتے ۔

جواب: میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ہر امام حدیث کے اپنے شرائط و طرائق ہوتے ہیں ۔

ان کے شرائط و طرائق کو معلوم کیے بغیر اعتراض کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ محدثین نے لکھا ہے کہ ابو داؤد جس روایت پر سکوت فرمائیں اس کے متعلق یقین ہوتا ہے کہ وہ روایت صحیح ہے۔ چنانچہ کبیری صفحہ ۵۲۶ میں ہے:

وسکوته تحسین منه کما علم من شرطه۔

۲۔ عن ابی عبد الرحمٰن عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ و اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قال صلی بنا النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یوم عید فکبر اربعا و اربعا ثم اقبل علینا حسین انصرف فقال لا تنسوا التکبیر الجنائز و اشار باصابعه وکتکبیر الجنائز و اشار باصابعه و قبض ابهامه۔

(رواه الطحاوی وقال فهذا حدیث حسن الاسناد)

ف: چار تکبیروں کا مطلب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں پہلی تکبیر تحریمہ پھر تین زوائد۔ دوسری رکعت میں تین زوائد اور چوتھی رکوع کے لیے۔

ف: اگر غیر مقلدوں کو امام طحاوی قدس سرہٗ پر اعتماد ہو تو وہ روایت مذکورہ حسن الاسناد فرما رہے ہیں۔ لیکن یہ تو حدیث پر عمل کے روپ منکرِ حدیث ہیں۔ کیونکہ وہ ہماری ایسی روایت کہ وہ ہر اس حدیث پاک کو نہیں مانیں گے جو ان کے خود ساختہ مذہب کے خلاف ہو۔ آزما کر دیکھئے۔ (تجربہ شرط ہے)

۳۔ عن انس بن مالک رضی اللّٰه عنه قال تسع تکبیرات خمس فی الاولیٰ اربع فی الآخرة مع تکبیر الصلوٰة۔ (رواه الطحاوی)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ تکبیریں نو ہیں۔ پانچ اول رکعت میں، چار دوسری میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ملا کر۔ (رواہ الطحاوی)

ف: حضرت امام ابن الہمام قدس سرہٗ نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیروں کا ذکر اس لیے ہے کہ تین زوائد کے ساتھ تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع بھی ان میں شامل ہیں اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں زواید کے ساتھ تکبیر رکوع مراد ہے۔

۴۔ عن عامر ان عمر و عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجتمع وایمانی تکبیر العیدین علی تسع تکبیرات خمس فی الاولیٰ و اربع فی الآخرۃ ویوالی بین القراتین (رواہ الطحاوی)

ترجمہ:

ف: اس حدیث کی تشریح فقیر نے پہلے عرض کر دی ہے۔

۵۔ عن عبد اللہ بن قیس عن ابیہ ان سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم دعا ھم یوم عید فدعا الاشعری و ابن مسعود وحذیفۃ بن ایمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فقال ان الیوم عید کم فکیف اصلی قابل حذلفۃ سل الاشعری وقال الاشعری سل عبد اللہ فقال عبد اللہ تکبر (ذکر الحدیث) وھو یکبر تکبیرۃ ویفتتح بہا الصلوٰۃ ثم یکبر بعد کم ثلثا ثم یقوم یکبر تکبیرۃ ثم یکبر ثلثا ثم یکبر تکبیرۃ یرکع بہا۔ (رواہ الطحاوی و روی عبد الرزاق نحوہ و روی الطحاوی عن ابن عباس نحوہ ایضاً)

۶۔ عن علقمہ والاسود ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا اربعا قبل القراۃ ثم یکبر فیرکع و فی الثانیۃ یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع۔ (رواہ عبد الرزاق و اسنادہ صحیحہ و روی الترمذی عن ابن مسعود و فی روایۃ الابن ابی شیبۃ نحوہ۔

ف: غیر مقلدین امام طحاوی و عبد الرزاق و ابن شیبہ وغیرہم پر غالباً اعتبار نہیں کریں گے لیکن امام ترمذی کا فرمان تو انہیں مان لینا چاہیئے جبکہ انہوں نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا: وقد روی عن غیر واحد من اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی اسے بہت سے صحابہ نے روایت کیا ہے۔

مزید توثیق: وہ صحابہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہوں نے ہمارے مذہب حنفی کے مطابق تین تکبیرات عیدین پڑھیں ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ عبداللہ بن مسعود۔ ۲۔ ابو موسیٰ اشعری۔

۳۔ حذیفہ بن ایمان ۴۔ عتبہ بن عامر

۵۔ ابن الزبیر ۶۔ ابو مسعود البدری

۷۔ حسن البصری ۸۔ ابن سیدین

۹۔ ثوری روایۃً عن احمد ۱۰۔ حکی البخاری فی صحیحہ مذہباً لابن عباس۔

۱۱۔ ابن عباس ۱۲۔ وفی التحریر جعلہ قول عمر بن الخطاب

۱۳۔ عبداللہ بن عمر ۱۴۔ زادالمرغینانی ابوسعید

۱۵۔ البرا وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

بلکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے بہت بڑے مجمعے میں اپنے اسی طریقہ و تکبیرات ثلثہ فی العیدین کو پیش کیا تو بلا نکیر تمام موجودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قبول فرمایا۔ چنانچہ "فتح القدیر، کبیری و مرقات" صفحہ ۲۰۴ جلد اول میں ہے:

وھذا اثر صحیح قالہ بحضرت جماعۃ من الصحابۃ و مثل ھذا یحمل علی الرفع لانہ مثل اعداد الرکعات۔

اس روایت کے متعلق جملہ محدثین نے بالاتفاق فرمایا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر نہایت صحیح اور مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اور اسی اثر پر صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہوگیا۔ جیسے اعداد رکعات پر جملہ صحابہ کرام و تابعین کا اجتہاد ہے۔ جیسے ان پر کسی صحابی کے قول و عمل یا حدیث ضعیف کی بنا پر کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس اجماع کے بعد تکبیرات عیدین پر بھی کمی بیشی نہیں ہوسکے گی۔ یہ ایسے ہے جیسے بیس رکعات تراویح پر اجماع صحابہ و تابعین ہوا تو اب اگرچہ دوسرے صحابہ و تابعین کے اقوال کا اعتبار نہ ہوگا، یہاں بھی ایسے ہی ہے۔ لیکن چونکہ

غیر مقلدین کو ڈیڑھ اینٹ مسجد بنانے اور فی سبیل اللہ فساد کرنے کی خاص ضرورت سمجھتے ہیں اور ایسا ان کی قسمت میں لکھا ہے ۔ اسی لیے یہ ہر متفق فیصلے کے خلاف کہنے پر مجبور ہیں جیسے بیس تراویح میں خلاف کیا اور نہ صرف بیس تراویح بلکہ اہلِ اسلام کے ہر مجمع علیہ مسئلہ میں خواہ مخواہ روڑہ اٹکاتے ہیں خواہ انہیں دنیا میں ہزاروں بار رسوا ہونا پڑے ۔

غیر مقلدین کے نزدیک متعہ حلال ہے

مثلاً متعہ شرع محمدی میں منسوخ ہو گیا ۔ اس متعہ کے کئی لوگ قائل تھے لیکن سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موذی فعل کے ترک کو قانونی حیثیت دی جس سے رہتی دنیا تک عالم اسلام میں اس قبیح فعل کا کوئی قائل نہ ہو گا ۔ غیر مقلد مذہب وہابیت کا ستون مولوی وحید الزماں نے اپنی کتاب ”نزول الابرار“ میں تصریح کی ۔

مودودی

مودودی کو بھی بڑھاپے میں متعہ کا شوق ہوا تو اس نے بھی متعہ کے جواز میں نہ صرف فتویٰ صادر فرمایا بلکہ اس پر بزعم خویش قوی دلائل قائم کیے ۔ (ملاحظہ ہو ترجمان القرآن) اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ”متعہ یا زنا“ میں دیکھئے ۔

ف : یہ مسئلہ ضمناً اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ ناظرین فیصلہ فرما سکیں کہ غیر مقلدین احادیث کے نہیں بلکہ اپنی تقریفیات کے مجنون ہیں اور غلط طریقہ سے احادیث کا سہارا لیتے ہیں تاکہ نفسانیت کا حق بھی ادا ہو اور فی سبیل اللہ فساد بھی ۔

چیلنج اور فیصلہ

ہم نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سند درجنوں طرف سے محدثین و ائمہ حدیث سے بیان کی ہے جس کا انکار کسی بھی اہلِ علم کو نہیں ہو سکتا ۔ یہاں تک کہ متواضع و حنابلہ و مالکی مذہب سے تعلق رکھنے والے بھی اس کے معترف ہیں اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند میں کوئی راوی ایسا نہیں جس پر انگلی اٹھائی جا سکے اور پھر ہم احناف کی سند ذیل ایسی ہے کہ جسے دوسرے اہلسنت شافعی حنبلی و مالکی تو بجائے خود دورِ حاضرہ کے معتزلہ یعنی غیر مقلدین بھی نہیں ٹھکرا سکتے ۔ وہ یہ ہے : راوی محمد عن ابی حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود ۔ (کذا فی کتاب الآثار)

آخری گذارش یہی روایت (حدیث) مرفوع متصل ہے جس کا مطالبہ غیر مقلدین وہابیہ بار بار کرتے ہیں کیونکہ اسی روایت کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں پیش کیا جس پر کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ اگر کسی صاحب کے ہاں کوئی روایت ہوتی تو ضرور پیش کرتے۔ اس روایت پر اعداد رکعات کی طرح سب کا اتفاق ہوگیا اور علم الحدیث کا قانون ہے کہ صحابی کا وہ عمل اور وہ قول بھی حدیث مرفوع کے حکم میں ہے جس میں عقل کو دخل نہ ہو۔ تفصیل اصول حدیث میں ہے۔

سوال: تم نے کہا ہے کہ صحابہ کرام حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہوگئے۔ حالانکہ ابنِ عباس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تا دمِ زیست اس کے خلاف تھے۔

جواب: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہم آگے چل کر ثابت کریں گے کہ ان کا عمل بھی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے موافق تھا البتہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل ان کے خلاف ضرور تھا۔ لیکن ماہرینِ مسائل شرعیہ کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اختلاف حق ہے ولیکن ان کے اختلاف کے وقت ترجیح اس صحابی کے قول و عمل کو ہوگی جو فقیہہ تر ہو اور اس کی مثالیں احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔ منجملہ ان کے مندرجہ ذیل ہیں۔

١۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ۔ — آگ سے پکی ہوئی چیز کھائی جائے تو اس سے وضو لازم ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اَرَاَیْتَ لَوْ تَوَضَّأْتَ بِمَاءٍ سَخِیْنٍ اَکُنْتَ تَتَوَضَّأُ مِنْهُ۔ — فرمایئے اگر آپ گرم پانی سے وضو کریں تو پھر کیا اس سے دوبارہ وضو کریں گے۔

٢۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عدۃ حاملہ (جس کا خاوند مر جائے) بعد الاجلین کا حکم فرماتے تھے۔ یعنی وہ فرماتے کہ اگر دس دن چار ماہ سے پہلے وضع حمل ہو جائے تو عدۃ وفات اور اگر بعد میں وضع حمل ہو تو عدۃ وضع حمل ہوگی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حکم غلط ہے بلکہ ایسی عورت کی عدت ہر حال میں وضع حمل ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ:

حتی یضعن حملھن   یعنی یہاں تک کہ حمل وضع کریں۔

ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اگر تفصیل مطلوب ہو تو علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا رسالہ "عین الاصابہ" کا مطالعہ کیجیئے۔

ف: ہمارے مذکورہ بالا ثبوت سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اختلاف حق ہے۔ لیکن ترجیح بہر حال اعلیٰ کو ہے اور مذکورہ بالا صورتوں میں حضرت ابن عباس و حضرت ابوہریرہ کی فقاہت کا حال واضح ہے اور تمام ائمہ محدثین بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اعتراف ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم افقہ صحابہ تھے۔ ناظرین کی معلومات کے اضافہ کے لیے چند تصریحات حاضر ہیں۔

ابن مسعود کے فضائل و کمالات

ایک روز آپ عقبہ کی بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرف سے گذر ہوا حضور نے ایک بانجھ بکری کو پکڑ کر اس کا دودھ دوہا۔ خود بھی نوش فرمایا اور حضرت ابوبکر کو بھی پلایا۔ اس وقت عبداللہ ایمان لائے اور عرض کیا کہ مجھے قرآن تعلیم فرمائیے۔ آپ نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:

یرحمك الله فانك علیم معلم۔   اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے تو دنیا میں علم پھیلانے والا لڑکا ہے۔

پھر حضور نے ان کو اپنے پاس ہی رکھا تاکہ کسی وقت علیحدہ نہ ہوں اور فرمایا کہ تمہیں اندر آنے کیلئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ جب چاہو پردہ اٹھا کر بلا روک ٹوک چلے آیا کرو اور ہماری ہر قسم کی باتیں سنو، اور علم و فضل سیرت و کردار کی ان عالی اسناد کے ساتھ حضور نے ان کو کمال فہم و فراست، اعلیٰ قابلیت، انتظام ملکی،

علم سیاست و تدبیر منزل اور معاملہ فہمی کی سند بھی اس طرح عطا فرمائی کہ اگر میں کسی کو بلا مشورہ امیر المومنین بناتا تو بے شک ابن مسعود اس کے مستحق تھے۔ ابنِ قیم نے اعلام الموقعین میں امام مسروق جلیل القدر تابعی سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا تو ان سب کے علوم کا سرچشمہ چھ صحابہ کو پایا:

۱۔ علی ۲۔ ابن مسعود ۳۔ عمر ۴۔ زید

۵۔ ابو الدرداء ۶۔ اُبی۔ اور اس کے بعد پھر دیکھا تو ان چھ کے

اور اس کے بعد پھر دیکھا تو ان چھ کے علم کا خزانہ حضرت علی اور ابن مسعود کو پایا۔ ان دونوں کا ابرِ علم یثرب کی پہاڑیوں سے اٹھا اور کوفہ کی وادیوں میں برسا۔ ان دونوں آفتاب و ماہتاب نے ریگستان کوفہ کے ذرہ ذرہ کو چمکا دیا تھا۔ کوفہ میں ابن مسعود کے حلقۂ درس میں بیک وقت چار چار ہزار طلباء شریک ہوتے تھے۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ پہنچے تو ابن مسعود اپنے شاگردوں کو لے کر استقبال کے لیے شہر سے باہر نکلے۔ تمام میدان طلباء سے بھر گیا تھا۔ حضرت علی نے ان کو دیکھ کر فرطِ مسرت سے فرمایا:

ابنِ مسعود! تم نے تو کوفہ کو علم و فقہ سے مالا مال کر دیا اور یہ شہر تمہاری وجہ سے علم کا مرکز ہو گیا۔

یہ واقعہ مبسوط سرخسی وغیرہ میں بھی نقل ہوا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے " ازالۃ الخفا صد ۱۸۵ میں لکھا ہے کہ:

ابنِ مسعود بڑے جلیل القدر صحابی ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں اور اپنی امت کے لیے اپنے بعد قرأت قرآن اور فقہ و تذکیر میں انہیں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور تمام اصحاب میں سے حضور کی خدمت و صحبت کا شرف ان کو زیادہ تھا۔

سوال: ہم نے یہ مانا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابن مسعود سے فقیہ تر ہیں لیکن ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ترجمان القرآن اور کے القاب سے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازے گئے ہیں۔ ان کے متعلق صحیح روایات سے ثابت ہے کہ وہ ہم غیر مقلدین کی طرح عیدین کی تکبیریں ادا فرماتے تھے۔

جواب : پہلے تو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں کھڑا کرنا بے وقوفی ہے لیکن ہم چونکہ مخالف کو دلائل سے منوانے کے قائل ہیں۔ اسی لیے عرض ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں طرح کی روایات منقول ہیں۔ چنانچہ مخالف کی روایات کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل روایات متعارض ہیں۔

حدثنا هشيم اخبرنا خالد الحذاء عن عبد الله ابن الحارث قال صلى ابن عباس يوم عيد فكبر تسع تكبيرات خمسا في الاُولىٰ و اربعا في الآخرة و والى بين القراتين۔

ابن الہمام رحمہ اللہ تعالیٰ نے "فتح القدیر" میں لکھا۔

و رواه عبد الرزاق و زاد فيه مثل المغيرة ابن الشعبة مثل ذالك۔

اس سے واضح ہوگیا کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات مضطرب ہیں جیسا کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ مضطرب روایات قابلِ استدلال نہیں اور الحمد للہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت غیر مضطرب بلکہ مرفوع متصل ہے اور اختلاف صحابہ کے وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو ترجیح دیتے تھے۔ اس مسئلہ میں

اس مسئلہ پر بھی ہم احناف بفضلہ تعالیٰ صحابہ کرام کی پیروی پر گامزن ہیں اور غیر مقلدین کے پاس اسی مسئلہ کے متعلق کوئی صحیح حدیث نہیں اسی لیے وہ کبھی سیدنا ابوہریرہ کا سہارا لیتے ہیں تو کبھی ابنِ عباس کا اور کبھی کسی قول کا لیکن ہیں اہلحدیث۔

یہ ان کا عجیب راگ ہے جس کی کوئی سُر بھی صحیح نہیں۔ پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ پاکستان و دیگر ممالک میں جب تقلید ائمہ پر امت مسلمہ سکون سے زندگی گذار رہی ہے اور یہی ہیں جو فساد کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اگر انہیں لگام نہ دی گئی تو پھر نتائج برے نکلیں گے جن کا درست

کرنا آسان نہ ہوگا۔ وما علینا الا البلاغ

عقلی دلیل چونکہ نماز ایک ایسی عبادت ہے جس میں سکون و وقار ضروری ہے۔ سوائے ضروری امور کے بے فائدہ حرکات لغو و بیہودہ فعل بلکہ یہودیوں کا شعار ہے۔ چنانچہ کنزالعمال ص۱۱۲ جلد ۴ میں ہے کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلیسکن اطرافہ ولا یتمیل کما یتمیل الیھود فان تسکین الاطراف فی الصلوٰۃ من تمام الصلوٰۃ۔

اسی لیے ہم نماز سکون کے ساتھ ادا کرتے ہیں لیکن وہابیوں یعنی غیر مقلدین کو کبھی نماز پڑھتے دیکھو تو یوں محسوس ہوگا کہ وہابی ڈانس کر رہا ہے۔ چنانچہ فقیر نے "آئینہ وہابی نما" یعنی "شتر بے مہار" میں تفصیل عرض کر دی ہے۔ مختصراً یہاں عرض کیے دیتا ہوں۔

چونکہ تکبیرات میں رفع یدین (بار بار ہاتھ اٹھانا) نماز کے سکون کے منافی ہے۔ اسی لیے رفع یدین میں جس قدر کمی ہوگی اسی قدر نماز اصلی صورت میں ادا ہوگی۔ اسی لیے رفع یدین کی تکبیرات موقوف ہوئیں اور عیدین میں بھی زائد اتنا ہی موزوں ہیں جتنا کہ ہم نے بیان کی ہیں۔

سوال: مذکورہ تقریر سے ہم نے تو یہ سمجھا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول و عمل کو ترجیح ہے لیکن حضرت ابوہریرہ کے قول پر عمل کرنے والے کیسے رہے ہے؟

جواب: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہدایت کے ستارے ہیں بلکہ عادل ہیں۔ اسی لیے اگر کسی نے ان کے قول پر عمل کیا تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے برا کیا۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے تمام مقلدین کو ہم حق مانتے ہیں اور ان کے اس عمل کو برا نہیں کہتے۔

سوال: تو پھر وہابیوں یعنی غیر مقلدوں نے کون سا جرم کیا ہے۔ کہ تم ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ گئے ہو۔

جواب: یہ چونکہ خود کو مسلمان اور باقی جملہ مذاہب مثلاً اہلسنت (حنفی) و شافعی، مالکی،

حنبلی کو مشرک کہتے ہیں اور اپنی ڈیڑھ انچ کی ایک علیحدہ مسجد تیار کر کے فساد فی سبیل اللہ برپا کرتے ہیں۔ اسی لیے ہم فسادیوں کے دشمن ہیں۔ اگر یہ بھی کسی امام کی تقلید میں عمل کریں اور اپنی غلط پالیسی سے توبہ کریں تو ان کو ہم کچھ نہ کہیں گے۔ ان کے فساد کی تفصیل فقیر کی کتاب "شتر بے مہار یعنی آئینہ وہابی نما" اور ھدیۃ السالکین فی توضیح غنیۃ الطالبین میں ہے۔

سوال: تمہارے مذہب حنفی اور اس کے دلائل کو مندرجہ ذیل روایات غلط اور باطل کرتی ہیں:

۱۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبر فی العیدین فی الاولٰی بسبع وفی الثانیۃ بخمس قبل القرأۃ سوی التکبیرات الرکوع۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والحاکم وقال تفرد بہ ابن الھیعہ۔

ف: اس میں تکبیرات عیدین اسی طرح مذکور ہیں جیسے ہم غیر مقلدین کرتے ہیں۔

جواب: اس حدیث کا دارومدار جناب "ابن الھیعہ" پر ہے ان کے متعلق ائمہ حدیث سے سنیے۔

(۱) عبداللہ ابن الھیعہ متکلم فیہ وفی سندہ اضطراب ذکرہ الدارقطنی۔

(۲) ذکر الترمذی فی علۃ الکبرٰی ان البخاری ضعف ھذا الحدیث۔ (کذا فی نیل الاوطار للشوقانی)

۲۔ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاقطار خمس وفی الثانیہ والقرأۃ بعدھما۔ (رواہ ابو داؤد وابن ماجہ) وامام ترمذی

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

هذا الحدیث صحیح ۔

خود امام ترمذی نے اسے حسن کہا اور فرمایا:

هو حسن شئ ۔

جواب: اس کی سند میں عبدالرحمٰن الطائفی ہے ۔ اسے ابنِ معین نے ضعیف کہا ۔

۳ ۔ عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کبر فی العیدین فی الاولیٰ سبعا قبل القراۃ و فی الآخرۃ خمسا قبل القراۃ ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجه و الدارمی) و قال البخاری فی هذا الباب شئ اصح منه و فیه الدارمی ۔

جواب: کثیر بن عبداللہ راوی ہذا کو ضعیف و کذب کے القابات سے نوازتے ہیں۔

نیز ائمہ حدیث نے کچھ ایسے یاد فرمایا:

(۱) ابوداؤد نے فرمایا: کذاب

(۲) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

هو عن ارکان الکذاب ۔

(۳) ابو حاکم نے فرمایا:

(۴) هو بشئ

(۱) ابن عدی نے فرمایا:

عامة مایرویه التالج علیه

(۵) ابن حیان نے فرمایا:

کذاب المنکر ۔ نسخه موضوعة عن ابیه ونیل الاوطار للشوکانی ۔ صد ۲۵۳ جلد ۳)

یہی وجہ ہے کہ شیخین (بخاری و مسلم) نے اس کی کوئی روایت نہیں لی۔

سبل السلام شرح بلوغ المرام صفحہ ۹۴ جلد ۲ میں ہے:

"لم یخرج الشیخان"

ف: واسمہ عمرو بن عوف المزنی (نیل الاوطار)

۴۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی عید اثنی عشر تکبیرات سبعًا فی الاولیٰ وخمسًا فی الآخرۃ ولم یصل قبلہا ولا بعدہا۔ (رواہ احمد و ابن ماجہ) قال احمد فاذہب الی ہذا وفی روایۃٍ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولیٰ وخمس فی الآخرۃ والقراۃ بعدہما کلتیہما۔ رواہ ابو داؤد والدار قطنی۔ اسنادہ صحیحٌ قال البخاری انہ حدیثٌ صحیحٌ۔

جواب: اس روایت میں صحت کا حال وہی ہے جو ہم نے حدیث نمبر ۳ کے جوابات میں لکھا ہے یعنی اس کی سند بھی ضعیف ہے جو قابلِ استدلال نہیں ہے۔

سوال: محدثین نے اس کو صحیح کہا اور بالخصوص امام بخاری نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو پھر کیوں قابلِ استدلال نہیں۔

جواب: یہ ضروری نہیں کہ جس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح فرمائیں وہ صحیح ہے۔ ہزاروں حدیثیں کتاب بخاری کے علاوہ امام بخاری کی روایت کردہ ہیں لیکن بعض ان میں ضعیف ہیں۔ بلکہ اس روایت اور کثیر بن عبد اللہ کی مرویہ حدیث کی تصحیح پر محدثین نے امام بخاری کے قول کی توجیہہ بیان کی ہے۔

مرقات صفحہ ۲۵۴ جلد ۲ میں ہے:

وکذالک تصحیح البخاری الحدیث عمرو بن شعیب الذی ذکرنا عند ابی داؤد مع ان الکلام فی ہذ الفریق مشہورٌ۔

کیونکہ اس روایت میں عبدالرحمٰن طائفی ہیں جو اس روایت کی سند میں ابو داؤد شریف میں ہے اور وہ بالاتفاق ضعیف ہیں اور عمرو بن شعیب کی روایت شیخین نے لی ہی نہیں کیونکہ یہ حلول ہے۔ چنانچہ سبل السلام شرح بلوغ المرام میں اس کی تفصیل لکھی ہے۔

۵۔ ابن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العیدین فی الاولی سبعاً قبل القراۃ وفی الاخرۃ خمساً قبل القراۃ۔ (اخرجہ ابن ماجہ)

جواب: عراقی نے فرمایا:

فی اسنادہ ضعف۔ (نیل الاوطار ص ۳۵۳)

۶۔ عن عبدالرحمٰن بن عوف قال کان رسول اللہ تخرج لہ العنزۃ فی العیدین حتی یصلی فکان یکبر عشرہ تکبیرات وکان ابو بکر و عمر یفعلان ذالک رواہ

جواب: اس روایت کی اسناد میں الحسن ہیں۔ اس کے متعلق ائمہ حدیث نے فرمایا:

ھو لین الحدیث۔ (نیل الاوطار ص ۲۵۳)

اعجوبہ باوجودیکہ احادیث مذکورہ ضعیف ہیں لیکن غیر مقلدین کو بعض روایات سخت مضر ہیں کیونکہ ان میں تکبیرات کے تعدد کے اختلاف کے علاوہ ان کی ادائیگی کے طریقے بھی مختلف ہیں۔ ان اختلافات کو دور کرنے پر بھی انہیں تقلید کا دامن پکڑنا پڑے گا اور پھر ان روایات کی تصحیح و تضعیف میں بھی اسماء الرجال کے ائمہ میں سے کسی ایک کا دامن تھامیں گے۔ ان کے باوجود پھر بھی کہتے ہیں ہم صرف حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ایسی ضد کا علاج کہاں؟

خلاصۂ بحث

جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہمارے نزدیک ہدایت کے ستارے ہیں۔ ہمیں جب کوئی حدیث صحیح نہیں ملتی تو پھر ہم صحابہ کرام کے معمولات یا ان کے اقوال و افعال پر عمل کرتے ہیں تو پھر جیسا کہ احادیث میں تکبیرات عیدین کے متعلق اختلاف ہے۔ ایسے ہی

آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان کے معمولات میں بھی سخت اختلاف ہے لیکن آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بعض کی سندات صحیح بلکہ صحیح تر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان روایات و آثار کے اختلاف پر امت مصطفیٰ علی صاحبہا التسلیمات کے دس مذاہب ہو گئے۔ چنانچہ اس کی تفصیل غیر مقلدین کے امام محمد بن علی محمد شوکانی متوفی ۱۲۵۵ھ نے نیل الاوطار صہ۲۵۴ جلد۳ میں بیان کیے اور ساتھ ہی ان کے دلائل بھی ذکر کر دیئے۔ غیر مقلدین نے اگرچہ ہر مسئلہ میں کسی امام بالخصوص امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سہارا لیا ہے لیکن چونکہ یہ بھی اپنے ایک علیحدہ مذہب محمدی کے مدعی ہیں۔ اس لیے اسے گیارہواں سمجھ لیجئے۔ اگرچہ ان کو گیارہ کے عدد سے ڈر لگتا ہے لیکن قدرت نے اسے ان پر قدرتی طور عدد عطا فرما دیا ہے۔

حنفیت کی تائید آثار و اقوال و معمولات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں صحیح و قوی تر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول و عمل ہے اور ویسے ہر مسئلہ میں صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم اپنے اختلافات کے وقت سیدنا عبداللہ بن مسعود کو ترجیح دیتے تھے اس کی تفصیل ہم نے رفع یدین کے مسئلہ میں عرض کر دی ہے اور موصوف کے فضائل و مناقب ہم نے اس رسالہ میں مختصراً درج کر دیئے ہیں یہاں تکبیرات عیدین میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ بہ اقوی سند ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے قول و عمل کو ترجیح حاصل ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کر دیا ہے۔ اسی لیے تکبیرات عیدین کا طریقہ وہی صحیح تر ہے جو ائمہ احناف نے بتایا اور اس پر اکثر امت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا عمل ہے۔

فائدہ کثیر الفوائد حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لَیْسَ فی تکبیرات العیدین عند النبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔ حدیث صحیح۔

یعنی تکبیراتِ عیدین کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی ایک حدیث بھی صحیح نہیں۔

بلوغ المرام کی شرح سبل السلام صہ۹۴ میں لکھتے ہیں:

وقد روه من حدیث عائشة وسعد القرضی و ابن عباس و ابن عمر وکثیر بن عبد اللہ والکل فی ضعف۔

پھر لکھتے ہیں:

انما صار و الی لاخذ با قوال الصحابۃ فی ھذہ مسئلہ لانہ لم یثبت فیھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔

جب جملہ احادیث مرویہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فی ہذا الباب ضعیفۃ ہیں اور وہ قابل استدلال نہیں جیساکہ ہم نے سطور بالا میں احادیث و آثار بعض صحابہ اور مخالفین کی مرویہ روایت کو دلائل سے ضعیف ثابت کیا ہے تو پھر غیر مقلدین بھی ہماری طرح آثار صحابہ کا سہارا لیں گے لیکن بفضلہ تعالیٰ وہ بیچارے بے سہارا ہیں اسی لیے وہ غیر مقلدین ہیں۔ ان کا دعویٰ حدیث پر عمل کرنے کا نہ رہا۔ اب انہیں ان دس مذاہب (جنہیں ہم نے پہلے بیان کیا ہے) میں سے کسی ایک کی تقلید کرنی پڑے گی اگرچہ ان کے نزدیک تقلید شرک ہے لیکن مرتا کیا نہ کرتا مجبوری ہے۔

آخری گذارش

فقیر نے احادیث مبارکہ و اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تحقیق سے تحریر کیے ہیں۔ اصولی طور فقیر نے مسئلہ کو واضح کردیا ہے۔ مخالفین اس کا جواب لکھنا چاہیں تو اصول وضوابط کو ملحوظ رکھیں گے تو ان کے جواب کیلئے پھر فقیر کا قلم آگے بڑھے گا (انشاءاللہ) اگر وہ صرف گالی گلوچ یا خالی باتوں میں تضیع اوقات کریں تو پھر معذوری ہے

وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمّد والہ و اصحابہ و اولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔

ھذا آخرہ سطر قلم الفقیر القادری ابو الصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
۱۸ صفر المظفر ۱۴۰۰ھ
۶ جنوری ۱۹۸۰ء

فہرست کتب بعض تصانیف علامہ فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ

تفسیر روح البیان (اردو) ۱۳ پارے (علیحدہ علیحدہ پارے بھی مل سکتے ہیں

قیمت ۲۸۰/- روپے

شرح مثنوی دو حصے مجلد ۵۰/-

علیحدہ علیحدہ حصہ اول ۲۵/- غیر مجلد دوم

۲۵/- مجلد ۳۰/-

شہد سے میٹھا محمد نام اعلیٰ جلد ۱۵/- مجلد دوم ۱۰/-

پلا جلد ۶/-

نعم الحامی شرح، شرح جامی ۱۵/-

نکاحِ زلیخا بیوسف (علیہ السلام) ۵/-

ابواب الصرف مع شرح اردو ۶/-

بڑھیا کا بیڑا اور غوث اعظم ۶/-

رجم الشیطان فی الصلوٰۃ والسلام عند الاذان ۶/-

متعہ یا زنا ۵/-

نشر الجواہر فی الاذکار علی الجنائز ۳/-

تبلیغی جماعت کے کارنامے ۲/-

اوراد وظائف ۴/-

فیاضی شرح زرادی ۲/-

ہدیۃ السالکین فی توضیح غنیۃ الطالبین ۳/-

اسوۃ التحریر (در فوٹو کی تحقیق) ۱/-

تحفۃ الاریب فی بدعات المحاریب ۲/-

شرح ایساغوجی اردو ۱/۵۰

شرح صرف بہائی ۱/-

کراہت صلعم و فضیلت صلی اللہ علیہ وسلم ۳/-

غوث العباد فی احداث المیلاد ۶/-

القول المقبول فی بنات الرسول ۴/-

نعرۂ تکبیر بدعت ہے یا نعرۂ رسالت ۱/-

حسن البیان فی مقدمۃ تفسیر القرآن ۸/-

نماز جنازہ کے بعد دعا ۳/-

مروجہ ختم شریف مع بخشنے کا طریقہ ۵۰/-

فیوضاتِ احمد فی خواصِ اللہ الصمد ۱/-

تحفۃ الاخیار (نعرو غیرہ کی تحقیق ۱/-

کشکول اویسی ۳/-

انگوٹھے چومنے کا ثبوت ۴/-

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور (پاکستان)